سوال

شرط پر نکاح کا حکم (4790)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک اسلامی اسکالر کا کہنا ہے کہ نکاح دو فریقین کے درمیان ایک معاہدہ جیسا ہے۔ لہٰذا ایک لڑکی یا اس کے گھر والوں کو یہ شرعی حق حاصل ہے کہ اگر وہ چاہیں تو نکاح نامے میں یہ ''شرط'' شامل کروا سکتے ہیں کہ لڑکا اس بیوی کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا اگر لڑکا اس شرط کو مان لے تو پھر وہ اس

ے جائز کام کو اپنے اوپر از خود حرام کر لینے کے مترادف نہیں ہے؟ کیا کوئی شخص (ہونے والی) بیوی کی فرمائش پر اپنے اوپر اس قسم کی پابندی لگا سکتا ہے؟ مثلاً "اگر کوئی لڑکی یہ کہے کہ مجھے شہد کی بو پسند نہیں لہٰذا شادی کے بعد تم شہد نہیں پیو گے تو کیا مرد اس شرط کو تسلیم کر کے اپنے اوپر شہد کو حرام کر سکتا ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

نکاح میں کوئی بھی ایسی شرائط جو شریعت کے خلاف نہ ہو، دونوں فریق کی طرف سے لگائی جا سکتی ہیں۔ چونکہ نکاح میاں بیوی کے اکٹھے زندگی گزارنے کا ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی طبیعت اور رجحان کے پہلو سے ایک دوسرے کو کسی بھی شرط پر مطمئن کر لیں تو اس میں شریعت کوئی قدغن

ورہ بالا مسئلہ کہ ''اگر کوئی عورت نکاح میں یہ شرط رکھے کہ میں تب تم سے نکاح کروں گی اگر تم دوسری شادی نہ کرواؤ گے'' کیا اس کی یہ شرط باندھنا درست ہے؟

سب سے پہلے کسی بھی شرط کو دو طرح سے دیکھا جائے گا کہ

1 حرام تو نہیں ٹھہرا رہی

2۔ شرط انسانی غیرت و حمیت اور انس و محبت سے تعلق رکھنے والی مستحبہ چیز تو نہیں جس کا چھوڑنے کی شرط لگائی جا رہی ہے اور یہ شرط محدود وقت تک ہو۔

ئے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ (التحریم: 1)

ے نبی! کیوں آپ نے اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام ٹھہرایا اپنی بیویوں کی رضا کی خاطر''

ہ کرنا جائز ہے۔

:

إن فاطمة مني وأنا أتخوف أن تفتن في دينها وإني لست أحرم حلالا ولا أحل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله و بنت عدو الله۔ (صحیح بخاری: 3109)

ک فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ہے اور میں اس کے دین میں فتنہ میں پڑ جانے سے ڈرتا ہوں اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں ٹھہرا رہا، لیکن اللہ کی قسم اللہ کے دشمن کی بیٹی اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

ں کو روک دیا۔

اس پر قیاس کرتے ہوئے آج بھی اگر کوئی عورت دوسری شادی نہ کرانے کا معاہدہ یا شرط لگائے تو جائز ہے کیونکہ یہ حلال کو حرام ٹھہرانے کے زمرے میں نہیں آتا۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ ارکان اسلام]

[حج کے مسائل]